نظامِ عالم کی تبدیلی کا وقت ھے

ہندوستانی مسلمانوں کی موجودہ بدترین صورتحال پر مسلمانوں، علمائے کرام اور قائدین سے صاف صاف باتیں، چشم کشا اور بصیرت افروز راہ نمائی: (اس پیغام کو ہر مسلمان تک پہنچائیں)

تلخیص خطاب:

عالمِ ربانی حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجّاد نعمانی مدظلہ

بقلم: سمیع اللہ خان

(محترم مولانا خلیل الرحمن سجاد نعمانی صاحب، صف اول کے ان اکابر علمائے کرام میں سے ہیں جنھیں اللہ رب العزت نے ایکطرف جہاں عالی مقام روحانی نسبتوں کا حامل بنایاہے وہیں انہیں علمی و فکری لحاظ سے بصیرت افروز پختگی عطاء کی ہے، اقوام عالم کے عروج وزوال اور تاریخِ دنیا کے اتار چڑھاؤ پر ان کی گہری نظر رہتی ہے، علوم اسلامیہ، خاص طور پر تدبر فی القرآن اور فکر ولی اللہی پر مولانا کی خاص گرفت رہتی ہے، دعوتی میدان میں بھی انہیں ملکہ حاصل ہے، آج صبح مولانا کے ماہنامہ الفرقان والے حقیقت پسندانہ اداریے سے استفادہ کیا بعد ازاں ابھی ان کے ماہانہ خانقاہی مجلس کی یہ چشم کشا تقریر دل پذیر موصول ہوئی، جس نے دل و دماغ کو جھنجھوڑ دیا، خطرات اور امکانات کی طرف متنبہ کیا، علمائے کرام، قائدین ملت اور مسلمانوں کی موجودہ روش اور سنگین غلطیوں پر ایسی صاف صاف اور دوٹوک گفتگو کے لیے حضرت مولانا پوری امت کی طرف سے شکریے کے مستحق ہیں، انہوں نے علمائے کرام کی موجودہ غلط بلکہ ملی اعتبار سے تباہ کن روش پر حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں نہایت ہی بلیغ، جامع اور حق ادا کردینے والی اثرپذیر نصیحت فرمائی ہے، پوری تقریر تقریبا 40منٹ کی ہے، ذیل میں راقم سطور اس کی تلخیص پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہاہے):

✍ سمیع اللہ خان

بسم اللہ الرحمان الرحیم

میں نے جو آیت **"وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم"** تلاوت کی ہے، اس میں اللہ تعالی نے اولین ایمان والوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے، تم اگر اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کروگے، تم اگر اپنی اجتماعی ذمہ داریوں سے منہ پھیر لوگے، تم اگر اپنے ذاتی مفاد کو انسانیت اور ملت کے مفاد پر ترجیح دوگے، تم اگر عہد وفا کو نبھانے کے بجائے بے وفائی کا راستہ اختیار کروگے، تو، تم کو ہٹا دیا جائے گا، تم کو معزول کر دیا جائے گا، تم کو بدل دیا جائے گا اور تمہاری جگہ پر دوسروں کو لے آیا جائے گا، اور وہ ایسے ہوں گے کہ وہ تمہاری طرح کے نہیں ہوں گے، **"ثم لا یکونوا امثالکم"**

یہ ہماری بے حسی ہی ہے کہ ایسی آیتیں ہمارے سامنے ہوتی ہیں اور ہم پر لرزہ نہیں ہوتا ہمیں بہت ضرورت ہے کہ ہم غور کریں کہ **"وان تتولوا"** سے کیا مراد ہے؟ اگر تم نے پیٹھ پھیری، بے وفائی کی، عہد وفا کو نہیں نبھایا، غداری کی، دھوکہ دیا تو یہ ایسا ہوگا. میں پچھلے پندرہ بیس سالوں سے دوہرا رہا ہوں کہ یہ دور تبدیلی کا ہے، ایک نیا ورق پلٹے جانے کا دور ہے، نظم عالم میں تبدیلی کا دور ہے، وہ نظمِ عالم جو تقریبا سو فیصد ظلم پر قائم ہے، اس کی تبدیلی کا وقت قریب آرہا ہے، اور اس ایک عالمی نظام کے قائم ہونے کا وقت قریب آرہا ہے جس عالمی نظام میں سب کو انصاف ملے گا، بلا کسی تفریق کے، سب ملکوں کو سب ملکوں کے باشندوں کو ہر سماج کے ہر انسان کو انصاف ملے گا، انصاف جب آئے گا تب امن آئے، برکتیں آئیں گی، وہ دور قریب آرہا ہے.

یہ میں بار بار عرض کرتا رہا ہوں آج پھر پورے احترام کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ وہ کونسی خرابیاں ہوں گی، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک نسل کو، ایک دور کے مسلمانوں کو، ایک مخصوص طبقے کے لوگوں کو، ہٹا دے گا، بدل دے گا؟ کیا یہ خرابی ہوگی ان کی کہ ان کا کرتا لمبا نہیں ہے؟ ان کی داڑھی لمبی نہیں ہوگی؟ میں اس سے آگے بڑھ کے کہتا ہوں کہ کیا ان کی یہ خرابی ہوگی کہ وہ پابندی سے نماز نہیں پڑھتے ہوں گے؟ وہ کسی بزرگ کے خلیفہ نہیں ہیں؟ وہ کسی سے بیعت نہیں ہیں؟ انہوں نے چلے نہیں لگائے ہیں؟ کیا یہ خرابیاں ہوں گی؟ کیا ہم نے اپنی اجتماعی ذمہ داریوں کو انہی چیزوں تک محدود کیا ہے؟

کیا ہم نے اپنے دین کے دائرے کو اسی تک محدود کیا ہے؟ اور کچھ تقاضے دین کے نہیں ہیں؟ کیا ہمارے مال میں دین کے تقاضے نہیں ہیں؟ کیا ہمارے عزم و حوصلے ارمانوں اور مستقبل کے منصوبوں میں دین کے کچھ مطالبے نہیں ہیں؟ غور کیجیے...... بے وفائی کا زیادہ تعلق کن چیزوں سے ہوتا ہے؟ میرے بھائیوں اور بہنوں! بے وفائی کا تعلق، غداری کا تعلق، خیانت کا تعلق کن چیزوں سے زیادہ ہوتا ہے؟ اجتماعی ذمہ داریوں سے فرار، اپنے ذاتی مفاد کو ترجیح دینا، ملت کے مفاد کے ساتھ غداری اور بے وفائی، باطل کے سامنے سر جھکا دینا، ڈر جانا، سہم جانا، بزدلی اور مصالحت کا راستہ اختیار کرنا، حکمت و مصلحت کے نام پر بے وفائی کا راستہ اختیار کرنا...... حدیث میں ہے، ایک زمانہ وہ آئے گا جب اسلام کا صرف نام رہے گا نام، ہم نام کے مسلمان رہیں گے، اسلام کی حقیقت ہمارے اندر سے نکل جائے گی، ہم سمجھ ہی نہیں پائیں گے کہ اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے، کس موقع پر کیا موقف اختیار کرنا، کس مسئلے میں اسلام کا کیا تقاضا ہے، جماعتوں، اداروں، اور اشخاص کا نام اسلامی ہوگا، مگر حقیقت اسلام کی ہمارے اندر سے نکل جائے گی...

آگے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، **ولا یبقی من القرآن الا رسمه**، قرآن کے صرف الفاظ و حروف باقی رہ جائیں گے، کسی زندگی میں قرآن کی حقیقت نہیں ہوگی، کسی کی پالیسی میں کسی کے طرز زندگی میں قرآن نظر نہیں آئے گا، قرآن سمجھ ہی میں نہیں آئے گا، بلکہ اس کمی کا احساس ہی ختم ہوجائے گا کہ میں قرآن نہیں سمجھتا، سچ فرمایا تھا اللہ کے رسول ﷺ نے، ہم گواہی دیتے ہیں وہ زمانہ آگیا، ایک عرصہ ہوا وہ زمانہ آگیا، لیکن ہم بے حسوں کو کچھ خبر ہی نہیں،، آگے فرمایا، **"مساجدھم عامرہ وھی خراب من الھدی "** اس دور میں مساجد آباد ہوں گی، مگر رہنمائیوں سے خالی ہوں گی، ہدایت سے خالی ہوں گی، کسی مسئلے کا حل مسجد سے نہیں ملے گا، مسجدوں سے رہبری نہیں ہوگی، مسجدوں سے امت کو مسائل کا حل نہیں ملے گا......

آگے ارشاد نبوی ہے، جس کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے میرا پورا وجود لرز رہا ہے فرمایا: **"علماءھم شر من تحت ادیم السماء "** اس آسمان کے نیچے ان کے علما بدترین لوگ ہوں گے، علماء بدترین لوگ ہوں گے، اس آسمان کے نیچے جتنے طبقات ہوں گے ان میں سب سے برے علماء ہوں گے، دوستوں ہمیں یہ تو یاد رہتا ہے کہ اللہ کے نبی نے فرمایا کہ علماء انبیاء کے وارث ہوں گے لیکن یہ یاد نہیں رہتا کہ اللہ کے نبی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک دور ایسا بھی آئے گا جس دور کے علماء اپنے دور کے بدترین لوگ ہوں گے، کاش کہ آج ہم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کیا ہم انبیاء کے وارث کہلانے والوں کی صفوں میں کھڑے ہونے کے لائق ہیں؟ ذرا علماء کی تاریخ تو پڑھیے، پڑھیے امام احمد ابن حنبل کی تاریخ،

کیوں انہوں نے اسقدر تکلیفیں اٹھائیں، جیلوں میں ڈال دیا جاتا تھا کوڑے مارے جاتے تھے، کیا جرم تھا امام حنبل کا؟ امام احمد بن حنبل کو وہ مصلحتیں نہیں معلوم تھیں جو آج کے دور کے علماء کو معلوم ہیں؟ جن حکومتوں کا وہ مقابلہ کررہے تھے کیا وہ آج کے دور سے بدتر حکومتیں تھیں؟ امام شافعی کو زنجیریں ڈال کر قتل کرنے کے ارادے سے لے جایا گیا، امام دارالھجرہ، امام مالکؒ کو ستایا گیا، امام ابوحنیفہ کا جنازہ جیل سے اٹھا، امام ابن تیمیہؒ کو جیل میں ڈالا گیا، حضرت سرخسیؒ کو اندھے کنوئیں میں ڈالنے کی سزا ہوئی کیا وجہ ہیکہ مجدد الف ثانیؒ کو گرفتار ہونا پڑا، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، اور شاہ عبدالعزیزؒ کو کسقدر ستایا گیا، حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ شہید ہوئے! علماء کی یہ تاریخ رہی ہے، کیا ان علماء کو مصلحتیں نہیں معلوم تھیں، ساری حکمت و مصلحت آج کے دور کے علماء نے ہی پڑھی ہے، جو ظالموں کے گن گانے اور ان کے دفاع میں لگے ہوئے ہیں، خاندانی نسبتوں کا خیال اور خلافتوں اور ارشاد کی مسند پر بیٹھے ہوئے ہم جیسوں کا خیال کرنے کے بجائے، حق کا خیال کرو، حق کا خیال کرو، یہ مت دیکھو کہ کون کس کا صاحبزادہ ہے اور کون کس کا خلیفہ ہے. یہ تھے علماء، یہ وہ تھے جو ورثہ انبیاء کہلانے کے مستحق تھے، ہم اس دور کے علماء اور سب سے پہلے سجاد نعمانی آپ سے ہاتھ جوڑ کر درخواست کرتا ہے، کہ اس فہرست سے مرنے کے پہلے اس کا نام نکلوا دیجیے، یہ جو فہرست ہے جس میں میرے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس دور کے علماء اپنے زمانے کے بدترین لوگ ہوں گے......

آگے حضور ﷺ نے مزید عجیب و غریب بات ارشاد فرمائی، آپ نے فرمایا **"من عندھم تخرج الفتنه و الیھم تعود"** انہی کے اندر سے فتنے نکلیں گے اور انہی میں واپس جائیں گے، اول آخر علماء ہی ہوں گے، یہ بہت ہی اہم جملہ ارشاد فرمایا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے اس پر ٹھہر جاو ہفتوں ٹھہر جاؤ، (یعنی ہفتوں ہفتوں اس پر غور کریں اور مشاہدہ کریں) ہم کیا سمجھ رہے ہیں کہ ساری گمراہیاں فلاں اور فلاں سے ہی نکل رہی ہیں اس میں ہم کہیں اپنے کو نہیں دیکھ رہے ہیں، اور وہ فرمارہے ہیں کہ تمھی سرچشمہ ہوگے، اور تم ہی مرکز ہوگے تمہارے اندر ہی سے نکلیں گے، لڑائیاں، جھگڑے، بزدلی، غداریاں، بے وفائیاں، جو بھی نکلیں گی تم ہی میں سے نکلیں گی.

یہ ہے وہ دور جس میں اللہ تبدیلیء قوم کا فیصلہ فرمائیں گے، میں صاف لفظوں میں تو نہیں کہوں گا لیکن کیا آپ نے نہیں محسوس کیا؟ کہ ایک مخصوص طبقے کی نشاندہی کر کے اللہ کے نبی ﷺ نے نہیں فرمایا کہ جب وہ طبقہ اس حالت کو پہنچ جائے گا تب ہم تبدیلیء قوم کا فیصلہ کرینگے

اللہ تعالیٰ کسی ایسے سے بھی کام لے سکتا ہے جس کی داڑھی نا ہونے پر ہم فتوے دیں، کہتے رہیں ہم کہ، یہ تو زانی یہ تو ایسا اور ایسا، لیکن دیکھیں گے ہم کہ، اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کو کیسا ایمان دینگے کہ وہ اقوام عالم کے سامنے حق کی گواہی دینگے۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ پورے عالم سے طبقۂ علماء میں سے اکثر کو اللہ ہٹا رہے ہیں، معزول کررہے ہیں، عجیب عجیب باتیں علماء کی زبان سے نکل رہی ہیں، کفر و باطل کی قائد طاقتیں جو ائمۃ الکفر ہیں وہ ہمارے علماء کو گواہ بناکر پیش کررہے ہیں کہ نہیں وہ تو کوئی ظلم نہیں کررہے ہیں، ہمارے علماء عالمی ظالموں کی صف میں بیٹھ کر ان ظالموں کی صفائی پیش کررہے ہیں،

ہے ادب شرط، منہ نا کُھلواؤ

بہت خطرناک دور ہے میرے دوستو...!

یہ چھٹائی کا دور ہے، تمحیص کا دور ہے، اللہ تعالیٰ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کرکے رہے گا، ایک حدیث میں اللہ کے نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میری امت دو طبقوں میں تقسیم ہوگی ایک ایسا طبقہ ہوگا جس میں ایمان ہی ایمان ہوگا، نفاق کا ذرہ بھی نہیں ہوگا، اور ایک وہ طبقہ جس میں نفاق ہی نفاق ہوگا، ایمان کا ذرّہ بھی نہیں ہوگا، یہ اللہ کے نبی ﷺ مسلمانوں کے بارے میں فرمارہے ہیں، غیر مسلموں کے بارے میں نہیں نفاق کا مسئلہ تو ہم جبہ و دستار والوں میں سے نکل کر آئے گا، مسند ارشاد پر بیٹھے ہوئے ان لوگوں میں سے نکل کر سامنے آئے گا جن کو وراثت میں ملتی ہے مسند ارشاد، جن کی زندگی میں نا مجاہدے ہوتے ہیں نا طلب صادق، ان کو تو بس وراثت میں مل جاتی ہے، اور ایسے وارثین جب عقابوں کے نشیمن کے مالک بن کر بیٹھ جاتے ہیں، ایسی جماعتوں کے مالک بن کر بیٹھ جاتے ہیں جن کو عظیم الشان، بہادر، جری حوصلہ مند اور غیور قائدین نے تشکیل دیا تھا، تو پھر کیا ہوتا ہے؟

زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

پھر عقابوں کے نشیمن ہم زاغوں کے ہاتھوں میں آتے ہیں، اور زاغ کوے کو کہتے ہیں

میں اپنے نوجوان علماء سے کہتا ہوں کہ، بھئی یہ اندھی بھکتی کب چھوڑوگے؟ یہ کیا ہورہا ہے؟ کیا طریقہ ہے؟ کیوں نہیں آپ اپنے مرجع قسم کے لوگوں پر دباؤ بناتے کہ ہم ایسی اندھی رہنمائی قبول نہیں کرینگے؟ اے میرے نوجوان علماء! اللہ سے آزادئ ضمیر کی دعا مانگو، اللہ سے ذہنی غلامی سے چھٹکارا مانگو، اللہ سے کہو کہ اے اللہ! ہمیں صحیح اور غلط کی سمجھ عطاء

فرما، ایسی محبت جو ہمیں اندھا اور بہرا کر دیتی ہے یا اللہ اس سے ہمکو بچا، تلاش کرو، غور کرو، یہ زمانہ بہت خطرناک ہے، یہ بیٹھے بیٹھے تفسیریں کرنے کا زمانہ نہیں ہے، بے چین ہو جاو، دل میں کرب محسوس کرو، اور دعا مانگو کہ اے اللہ ہمیں صحیح قیادت نصیب فرما اور صحیح قیادت کی پہچان اور قدر نصیب فرما، ہماری آنکھوں اور دلوں پر پڑے ہوئے پردوں کو اللہ ہٹا دیجیے، ہمیں بصیرت اور بصارت عطاء فرما، ان دعاؤں کے اہتمام کی ضرورت ہے.

اللہ سے دعا ہے کہ وہ عالمِ حق حضرت مولانا خلیل الرحمان سجاد نعمانی صاحب کو اجر جزیل سے نوازے، انہیں صحت و سلامتی سے نوازے، سچ میں آپ نے زوال پذیر ہٹ دھرم معاشرے کو سچی راہ دکھانے کا تلخ فریضہ انجام دیا ہے، جس کی واقعی ضرورت تھی.

قارئین سے درخواست ہے کہ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں:

"اللھم ارنا الاشیاء کما ھی" آمین

از قلم: سمیع اللہ خان
جنرل سکریٹری: کاروانِ امن و انصاف
ksamikhann@gmail.com